صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 29 اپریل 2016ء بمطابق 21 رجب 1437 ہجری بوقت سہ پہر تین بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا O إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا O مَّن كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا O يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ وَإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا۔

(ترجمہ): اور (پھر سن رکھو کہ) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور خدا کارساز کافی ہے۔ لوگو! اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کردے اور (تمہاری جگہ) اور لوگوں کو پیدا کردے۔ اور خدا اس بات پر قادر ہے۔ جو شخص دنیا (میں عملوں) کی جزا کا طالب ہو تو خدا کے پاس دنیا اور آخرت (دونوں) کے لئے اجر (موجود) ہیں۔ اور خدا سنتا دیکھتا ہے۔ اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور خدا کے لئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو خدا ان کا خیر خواہ ہے۔ تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچیدا شہادت دوگے یا (شہادت سے) بچنا چاہو گے تو (جان رکھو) خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ یہ آج چونکہ ہمارا تعزیتی ریفرنس ہوگا تو میں یہ چھٹی کی درخواستیں اور ایک دو Petitionsہیں،اس کے بعد جو ہے ناں، سردار سورن سنگھ صاحب کے حوالے سے جو معزز ممبران بات کر سکیں گے، وہ کریں گے اور وہ ہم وہاں وہ Candlelight کرینگے تو سب سے پہلے میں چھٹی کی درخواستیں، پلیز آپ بیٹھ جائیں، یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب امتیاز شاہد قریشی 29اپریل،اکرام اللہ خان گنڈاپور، ملک ریاض، ملک انور حیات خان، فضل حکیم خان، فیڈرک عظیم غوری، سردار محمد ادریس، الحاج ابرار حسین، الحاج صالح محمد خان، محمد شیراز خان، زاہد درانی، محب اللہ، اعزاز الملک، خالد مشوانی، سردار ظہور احمد، گوہر نواز، میڈم انیسہ زیب، میڈم زرین ضیاء، نوابزادہ ولی محمد، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current session:

1. Mr. Yaseen Khan Khalil;
2. Mr. Sultan Muhammad Khan;
3. Mr. Abdus Sattar Khan; and
4. Mr. Fazal Shakoor, MPA.

منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: یہ ایک دو وہ کرتا ہوں، وہ روٹین کی جو کارروائی ہے،اس کے بعد وہ Candlelight بھی کرینگے اور اس کے اوپر بات بھی کرینگے۔

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Item No. 4, 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I hereby constitute

a ‘Committee on Petitions’ comprising the following Members under the Chairmanship of Dr. Mehar Taj Roghani, honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Yaseen Khan Khalil;
2. Sardar Muhammad Idrees;
3. Mr. Sultan Muhammad Khan;
4. Madam Meraj Hamayun Khan;
5. Syed Jaffar Shah; and
6. Mr. Fazal Shakoor.

منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: ایک اناؤنسمنٹ ہے، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ای گورننس کے تحت اسمبلی کی کارروائی کیلئے ایوان میں سکرین نصب کی گئی ہے جس میں کارروائی میں تمام نوٹسز بشمول سوالات دیکھیں جا سکتے ہیں۔ تمام ممبران کے نوٹس میں یہ بات لائی جاتی ہے کہ صرف آج سوالات کاغذی شکل میں تقسیم کئے جا رہے ہیں جو کہ پیر کے دن سے صرف سکرین پر ملاحظہ کر سکیں گے، لہذا ممبران صاحبان اس نئے نظام سے خود کو روشناس کروائیں۔ دوسرا اعلان یہ ہے کہ مورخہ 2 مئی 2016ء بروز پیر بوقت 2 بجے چائنا پاکستان اکانومی کوریڈور سے متعلق سپیکر چیمبر میں ایک اہم اجلاس ہوگا جس میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب، خیبر پختونخوا بھی شرکت کرینگے، لہذا تمام پارلیمانی لیڈرز سے مذکورہ اجلاس میں شرکت کی درخواست کی جاتی ہے۔ میرے خیال میں پہلے ہم ادھر وہ کر لیں گے، اس کے بعد بات کر لیں گے جی اور اس کے بعد یہ۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر!

محترمہ نگہت اورکزئی: محترم سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اچھا۔ ہاں، میڈم! پلیز آپ۔

تعزیتی ریفرنس

محترمہ نگہت اورکزئی: آج کا دن اسمبلی کیلئے پھر ایک اداس دن ہے اور اس اداس دن کیلئے میں یہ کہونگی کہ:

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی   ایک شخص جو سارے شہر کو ویراں کر گیا

جناب سپیکر! سیاسی بحث ومباحثہ اپنی جگہ، سیاست، پارٹی اپنی جگہ لیکن جب میں نے سورن سنگھ کی ٹارگٹ کلنگ کا جب سنا تو مجھے یقین نہیں آرہا تھا اور پھر مجھے یقین تب آیا جب میں اس کے گھر گئی اور جب میں اس کے گھر میں داخل ہوئی اور اس کی ماں کو روتے ہوئے دیکھا، اس کی بیوی کو روتے ہوئے دیکھا اور اس کے بچوں سے ملی تو جناب! جس طریقے سے وہ یہاں پہ آتا تھا تو، چونکہ ہمیں اپنے لوگوں کا پتہ نہیں ہوتا، ہم کبھی ایک دوسرے کے گھر نہیں جاتے تو جناب سپیکر! یہاں پر جب وہ آتا تھا تو میں سمجھتی تھی کہ شاید یہ بہت ہی کوئی لکھ پتی یا کروڑ پتی آدمی ہے لیکن جناب سپیکر! کسی کا پردہ کیا اٹھانا، وہ تو دو کمروں کے ایک چھوٹے سے گھر میں، کرائے کے ایک گھر میں رہتا تھا اور تین سال کی ایڈوائزری کے باوجود میں سورن سنگھ کو سلام پیش کرونگی کہ ایڈوائزری کے دوران اس نے کچھ نہیں بنایا جو کہ شاید سورن سنگھ کی وہ بچپن کی جو تربیت تھی، اس نے اس کو اس مقام پہ لا کھڑا کیا کہ آج ایک اپوزیشن کی ایک عورت اس کو سلام پیش کر رہی ہے کیونکہ اس کے بچوں کے پاؤں میں ربڑ کے چپل تھے اور اس کی بیوی کے تن پہ وہ کپڑے نہیں تھے جو ہم پہن رہے ہیں اور میں اس حوالے سے جناب سپیکر صاحب! آپ کے توسط سے چونکہ سی ایم صاحب نہیں ہیں، سی ایم صاحب کا آج ہونا یہاں پہ بہت ضروری تھا اور مجھے افسوس ہے کہ جب بھی ایسا واقعہ ہوتا ہے، چونکہ میں کبھی بھی Criticism اتنا نہیں کرتی ہوں کیونکہ ہم نے اس صوبے کو چلانا ہے، ہم نے اپنے صوبے کے لوگوں کی قسمت بدلنی ہے تو پاکستان پیپلز پارٹی کا یہ خاصا رہا ہے کہ وہ صوبے کے عوام کیلئے وہ کچھ کر دکھانا چاہتی ہے کہ تمام پارٹیوں کے ساتھ قدم بہ قدم ملا کر چلے اور صوبے کے حقوق جو ہیں، وہ ان لوگوں سے چھین کر لے جو کہ ان پہ قابض بیٹھے ہوئے ہیں لیکن آج مجھے افسوس سے آپ کے توسط سے یہ پیغام بھیجنا ہے کہ سی ایم صاحب! آپ تو چلے گئے ان کے گھر لیکن آج یہ تعزیتی جو ریفرنس ہے، آج اس میں آپ کو ضرور شرکت کرنا تھی تاکہ آج میں اپنے دل کی بھڑاس اتارتی کہ آج آپ کے توسط سے میں سی ایم صاحب کو کہتی کہ سی ایم صاحب! آج مجھے وعدہ کر کے دیں، آج مجھے وعدہ کر کے دیں کہ جو اس کی بیوی نے مجھ سے کہا ہے کہ میرے بچوں کا کیا ہوگا، کہ میرے بچے اب اس گھر سے کیسے چلے جائیں گے، اس کا رینٹ کون دے گا؟ جناب سپیکر صاحب! میں کبھی بھی نہیں روئی ہوں اس ہاؤس میں، ایک یا دو دفعہ، ایک اسرار اللہ گنڈا پور کی موت پہ اور ایک بشیر بلور کی موت پہ، جناب سپیکر صاحب! اس کی کیا گارنٹی ہے کہ اس کے

بچے جو ہیں تو وہ تعلیم حاصل کرینگے؟ مجھے سی ایم صاحب کی یہ یقین دہانی کون دے گا کہ ان کیلئے چار پانچ مرلے کا مکان یا دس مرلے کا مکان ان کو لے کر دیا جائے گا؟ مجھے ان Candles سے کیا فائدہ جو آج جلائی جائیں گی اور بجھ جائیں گی، مجھے ان پھولوں سے کیا جو آج یہاں پہ ہیں اور آج شام کو مرجھا جائیں گے اور باہر پھینک دیئے جائیں گے؟ جناب سپیکر صاحب، مجھے آپ کے توسط سے ان کے بچوں کی تعلیم کیلئے کچھ چاہیے، مجھے ان کے بچوں کیلئے سکالرشپ کیلئے کچھ چاہیے، مجھے تعاون چاہیے کیونکہ وہ آپ کی پارٹی کا تھا اور آپ کی پارٹی کے بندے نے اس کو ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا ہے، صرف اس لئے کہ وہ اس کرسی پہ آئے اور افسوس ہے مجھے اس انصاف پہ بھی کہ آج الیکشن کمیشن یہ کہہ رہا ہے کہ وہ یہاں آئے گا اور جو Second priority والا ہے وہ یہاں پہ آ کے اپنا اوتھ بھی اٹھائے گا۔ جناب سپیکر، یہ کیسا انصاف ہے کہ صرف دس لاکھ ایک آدمی کے سر کی قیمت ہے، صرف Second priority کیلئے اور اس کو نہ عمران خان Change کریگا، اس کو نہ آپ Change کرینگے اور اس کو نہ ہم اور اس کو نہ ہمارے سی ایم صاحب Change کرینگے اور جناب سپیکر صاحب، کیا میسج دینگے آپ اس خاندان کو؟ اس نے آپ کی پارٹی کیلئے قربانی دی، اس نے جب بھی یہاں میرے ساتھ ٹاک شاک کیا، یہاں پہ جب بھی اس نے پارٹی کے، جب دیکھا کہ نگہت اور کرزئی اگر وہ پیپلز پارٹی سے حاوی آ رہی ہے تو وہ وہاں سے دوڑتا ہوا آیا اور اس نے پی ٹی آئی کو سپورٹ کیا، کیا آج یہاں سی ایم صاحب کو نہیں ہونا چاہیے تھا؟ اور آج میں یہاں پہ پولیس کے اس ڈی پی او کو جس کا نام سید خالد ہمدانی، ورنہ پتہ نہیں معاملہ انٹرنیشنل طور پر کہاں چلا جاتا اور ہمارا پاکستان اور خیبر پختونخوا کس طریقے سے بدنام ہو جاتا؟ جناب سپیکر صاحب، میں اس کو بھی خراج تحسین پیش کرتی ہوں جس نے 24 گھنٹوں میں اس معاملے کو سلجھایا اور قاتلوں کو 24 گھنٹوں کے اندر اندر منظر عام پر لیکر آیا لیکن کیا کسی اور ادارے کی طرح اس کو کوئی تمغہ ملا، کیا کسی ادارے کی طرح اس کو Appreciate کیا گیا، کیا کسی اور ادارے کی طرح اس کو کوئی ایسا میسج دیا گیا کہ ہاں ہم نے تمہاری اس کارکردگی کو یا بونیر میں جو تم کتنا ہی زیادہ وہاں پر امن لیکر آئے ہو، اس پہ تم نے جو ہمیں امن دیا ہے، ہم تمہاری کارکردگی کو سلوٹ کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب! مجھے آج نہ ان شمعوں کو جلانا ہے اور نہ ہی میں نے ان پھولوں کو دیکھنا ہے، جناب سپیکر صاحب! جب تک مجھے اس کی بیوی کے سوالوں کے جواب نہیں مل جاتے، جب تک مجھے اس کے بچوں کے وہ جو انہوں نے

جوتے پہنے ہوئے ہیں، جب تک مجھے ان کا نعم البدل نہیں مل جاتا، جب تک مجھے ان کی کفالت کا مجھے پتہ نہیں چل جاتا، جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتے، جب تک ان کو گھر نہیں مل جاتا، جب تک ان کی تعلیم کے اخراجات نہیں پورے ہو جاتے، جب تک ان کو تعلیم کا سہارا نہیں مل جاتا، جناب سپیکر صاحب! ان شمعوں کی اور ان پھولوں کی کسی قسم کی ضرورت نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں صرف اتنا ہی کہنا چاہونگی باقی اور میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی اور ہم نے پانچ تاریخ کو، ہم نے پانچ تاریخ کو پورے مالاکنڈ کے پولیس آفیسرز کو بلایا ہوا ہے اور ان کو ہم یہاں ایک شیلڈ بھی دینگے، تو آپ تمام مالاکنڈ ڈویژن کے جتنے ایم پی ایز ہیں، ان کو تو ہم نے باقاعدہ Invite کیا بھی ہے، ہم دیگر بھی ایم پی ایز صاحبان سے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ جو بھی Available ہوگا، ہمارے سیکرٹریٹ سے آپ کو اطلاع دی جائے گی تو ہم نے ڈی آئی جی، ڈی پی او اور جو Concerned SHO ہے، اس کو بلایا ہے اور ہم ان شاءاللہ اس کو باقاعدہ شیلڈ دینگے اور اس کو Appreciate کرینگے۔ جی، شاہ فرمان خان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): شکریہ، جناب سپیکر! جناب سورن سنگھ صاحب کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ بونیر جیسے ایریا میں اس کے بچے اور اس کی بیوی، ایک اس کی بیوی اور بچے انڈیا کے اندر رہیں، انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ہندوستان جانا چاہتے ہیں اور وہ اپنے بچوں کے ساتھ انہوں نے اتفاق نہیں کیا اور وہ بونیر میں رہ گئے، پاکستان میں رہ گئے، خیبر پختونخوا کے اندر انہوں نے Prefer کیا کہ یہاں انہوں نے رہنا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ کافی ہے، اس کی حب الوطنی کیلئے کہ اس نے یہ فیصلہ لیا تھا، پتہ چلا بونیر جانے میں کہ وہ سیکورٹی بھی نہیں لے رہے تھے، اس کو کوئی ڈر بھی نہیں تھا کیونکہ اندر سے دل سے وہ صاف انسان تھے، دو باتیں میں ضرور کہنا چاہتا ہوں، نگہت صاحبہ نے اٹھائیں، وہ اس ہاؤس کا ممبر اور اس ہاؤس کے اندر ہم سارے برابر ہیں، اس کیلئے جتنا بھی قانونی طور پر Possible ہوگا، ہمیں بھی اس کا احساس ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ اس ہاؤس کے چاہے اپوزیشن ہو یا ٹریژری کے ممبرز ہوں، سب کو یہ احساس ہے، تو میں تو اس ہاؤس کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جن خدشات کا اظہار نگہت بی بی نے کیا ہے، ان شاءاللہ اس کی نوبت نہیں آئیگی اور حکومت ان سب چیزوں کا خیال رکھے گی۔ جناب سپیکر، ایک چیز میں

ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، ایک قانونی سقم کی بات ہے، قوانین انصاف کیلئے بنائے جاتے ہیں، انصاف کو قوانین کے اوپر قربان نہیں کیا جاتا، یہ واقعی ظلم ہے کہ ایک بندے نے Confessional statement دی ہے، وہ Arrested ہے اور عدالت کا فیصلہ نہیں ہے لیکن اس کے اوپر یہ چیز ثابت ہو گئی ہے، اس نے یہ Confession کیا ہے، اس کے ثبوت موجود ہیں، میں جناب سپیکر! آپ سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، اس ہاؤس سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کیا قانون اتنا کمزور ہے، کیا یہ ہاؤس اتنا کمزور ہے؟ تحریک انصاف بلدیو کمار کو پی ٹی آئی کا ممبر نہیں مانتی، وہ پی ٹی آئی کا ممبر نہیں ہے، وہ ہم میں سے نہیں ہے، ہم اس کو اس ہاؤس میں نہیں دیکھنا چاہتے، جو قانونی رکاوٹیں ہیں، اس کیلئے کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے؟ یہ سارے اس ہاؤس سے ریکویسٹ کرتے ہیں، جو بھی قانونی طریقہ ممکن ہوا تو ہم اس کی اس پوزیشن کو ماننے کو تیار نہیں ہیں کہ اس ہاؤس کے ایک ممبر کو اس لئے قتل کیا جائے کہ دوسرے کو امید ہوتی ہے کہ میں اس کی جگہ جا کر بیٹھ جاؤں، ہم یہ Precedent قائم نہیں کرنا چاہتے، اس میں سارے ہاؤس سے مدد چاہتے ہیں، Help چاہتے ہیں کہ وہ قانونی طریقہ اپنایا جائے، اگر کہیں کمی ہے تو اس کو پورا کیا جائے، اس لئے کہ میں پھر سے دوبارہ Repeat کرتا ہوں کہ انصاف کے حصول کیلئے قوانین ہوتے ہیں، قوانین کے اوپر انصاف کو قربان نہیں کیا جاتا، لہذا میں کھلم کھلا پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے، چیئرمین پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے اور تحریک انصاف کے ہر ورکر کی طرف سے یہ کہتا ہوں کہ بلدیو کمار ایک مجرم ہے اور وہ پاکستان تحریک انصاف کا ممبر نہیں ہے، کم از کم اگر قانونی مجبوری ہوئی اور اس کو اس ہاؤس میں آنا پڑا تو مجھے اس ہاؤس سے یہ درخواست ہو گی کہ اس ہاؤس کا ایک ایک ممبر اٹھ کر واک آؤٹ کرے، باہر چلا جائے تاکہ ایک مثال قائم ہو جائے کہ آئندہ کیلئے اس ظلم کا کوئی چانس نہ رہے۔ شکریہ جناب سپیکر، تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں میڈم! آپ سے، آپ ایک ریزولیوشن بنائیں کیونکہ مجھے پتہ نہیں کہ اس وقت مراعات کا وہ اس میں یہ Cover ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا لیکن اگر آپ جوائنٹ ریزولیوشن پاس کر دیں تاکہ حکومت اس کیلئے Bound ہو، تو ایک جوائنٹ ریزولیوشن آپ موو کروا دیں۔ قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آنجہانی سردار سورن سنگھ کو میں بہت عرصے سے جانتا ہوں، وہ پہلے مسلم لیگ (ق) میں تھے، ابھی میری چھوٹی بہن نگہت نے بات کی، اس کے گھر کے بارے میں میں تو اسے یہ سمجھتا تھا کہ وہ بڑا شہزادہ ہے، جیسے اسمبلی میں آتا، جیسے وہ خوش اخلاق تھا، ویسے وہ خوش لباس تھا، ویسے ہی وہ خوش ذوق تھا، ہر وقت وہ ہنس مکھ رہتا، اس کا بالکل کوئی دکھ نظر ہی نہیں آتا تھا، وہ بڑا با اخلاق، با جرات، بہادر آدمی تھا اور وہ پی ٹی آئی میں Devoted تھا، یہ ابھی انہوں نے خود ہی ذکر کر دیا کہ تھوڑا سا یہاں مسئلہ بنا تو وہ اپنی سیٹ پر بیٹھ نہیں سکتے تھے، تو وہ ایک مرد تھا، مردوں والی خاصیتیں تھیں اس میں، اور دھرنے کے درمیان وہ سپیشل نظر آتا تھا، ایک سو بیس دن کے دھرنے میں وہ پارٹی کے ساتھ بڑا Devoted تھا، ہر وقت وہاں اس کی حاضری ہوتی تھی اور اس کو ہر کوئی، ہر میڈیا والا اسے لیتا، ہر ایک اس کی Picture لیتا، وہ اتنا خوبصورت جوان تھا اور اتنا خوش لباس تھا تو اس کی اس غیرت کہ گھر میں اس کا کیا حال ہے لیکن اس نے باہر اپنے آپ کو کس رکھاؤ سے رکھا ہوا تھا۔ اس ہاؤس سے بھی میری توقع ہے اور سی ایم سے بھی اور گورنمنٹ سے بھی اور ہم سب کی یہی ان شاء اللہ کوشش ہوگی کہ زیادہ سے زیادہ، جتنا بھی گورنمنٹ Compensate کر سکے، جس طریقے سے بھی کر سکے، اگر یہ نہ ہو سکا تو پھر آپ کی چیئر کے ساتھ ان شاء اللہ ہم جتنے بھی ادھر ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کی سرپرستی میں ہم خود اتنی Contribution کرینگے اس کیلئے ان شاء اللہ کہ اس کے بچے سکھی رہینگے، اس کے بچے تعلیم بھی حاصل کرینگے اور ان کیلئے گھر بھی ہوگا۔ ہم سارے ادھر جو بیٹھے ہوئے ہیں، سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں، ہم ایک اچھے انسان، ایک بہادر آدمی سے محروم ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں پولیس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، پولیس مین کو ان کے تھانیدار کو، ان کے ڈی ایس پی کو، خصوصاً ڈی پی او آزاد خان کو، ڈی آئی جی کو کہ انہوں نے With in one day سب کو، Two days میں انہوں نے سب کچھ کر دیا اور بڑی بہادری کی اور اگر یہ Expose نہ ہو جاتا اور یہ کیس ہمیں نہ آجاتا، ہو سکتا ہے کتنے ہی ہم Embarrass ہوتے کہ بھئی اقلیت کا آدمی مارا گیا، کیسے مارا گیا؟ بڑے افسوس کی بات ہے، جیسے شاہ فرمان صاحب نے فرمایا کہ یہ تو ایک بات بن جائیگی، ایک طریقہ بن جائیگا کہ جو بھی آتا ہے، اس کو دس لاکھ سے دوسرا مروائے اور اپنی سیٹ لے لے، یہ کونسی انسانیت ہے، یہ کونسی جمہوریت ہے اور یہ کونسا انصاف ہے؟

ہم اس کے سخت خلاف ہیں اور اس کا ان شاءاللہ جیسے شاہ فرمان نے کہا، اگر وہ آ بھی گیا یہاں تو ہم سب واک آؤٹ بھی کرینگے اور اس کے ساتھ اس کا ریفرنس ہو جائیگا، With in seven days وہ واپس چلا جائیگا، وہ اس سیٹ پر نہیں بیٹھ سکتا لیکن کوئی قانونی تقاضے ہیں، بہر حال میں، ہم سارا ہاؤس اس کے بچوں کے ساتھ ہیں اور سارے ان شاءاللہ اس کو، آپ کی چیئر کی طرف سے بھی اس کو یقین دہانی کرائی جائے اور جو آپ فکس کرینگے، ہم سب اس کو ان شاءاللہ ایک Contribution کرکے، اگر گورنمنٹ کی طرف سے نہیں ہوئی، میں تو سپیکر صاحب! ہمیشہ کہتا ہوں کہ جو بھی دن ہمارا آتا ہے، وہ پہلے سے زیادہ دکھی ہوتا ہے، پچھلی اسمبلی میں گیارہ دوست ہم سے گئے، بشیر بلور جیسے سینیئر پارلیمنٹرین، ان کے ساتھ واقعہ ہو گیا، چند دن پہلے ایک نوجوان اکبر حیات خان ہم سے چلے گئے، ابھی یہ ہمارا دوسرا دوست اور میرے خیال میں کوئی چھ سات کی تعداد اس میں بھی ہو گئی ہے، تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس ہاؤس کی حفاظت فرمائے اور یہ پہلے تو ہم دہشت گردی سے اور یہ دشمنی اس قسم کی نکلی اور بڑی کمینگی قسم کی دشمنی ہے اور اس سیٹ کیلئے اس نے کمینگی والا کام کیا ہے تو وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عظمیٰ! میڈم اعظمیٰ!

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر، ایک بہت غمگیں دل کے ساتھ ہم یہاں پھر بیٹھے ہیں اور شاید یہ ہماری ایک روٹین ہی بن گئی ہے کہ ہر دوسرے تیسرے سیشن میں کوئی نہ کوئی ناخوشگوار واقعہ ہم یہاں سنتے ہیں اور پھر ہمیں ایک تعزیتی اجلاس کرنا پڑتا ہے، پھر ہم گھروں کو چلے جاتے ہیں اور پھر آتے ہیں، وہی روٹین ہم Repeat کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ اس پر صرف تعزیتی اجلاس کرنا کافی نہیں ہوگا، اس چیز کی روک تھام اس لئے ضروری ہے جناب سپیکر، دہشت گردی کی لہر تو پہلے سے یہاں تھی لیکن اب 'سیٹ گردی' شروع ہو گئی ہے جناب سپیکر! اگر اسی طرح ایک دوسرے کو سیٹوں کیلئے ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بناتے رہیں گے تو پھر آپ کو خواتین کی لسٹ 22 کی بجائے 44 کی جمع کرانا پڑے گی اور مخصوص نشست، اقلیتی نشست کی آپ کی نوبارہ کی جمع کرانا پڑے گی، اس چیز کی روک تھام اور ساتھ الیکشن کمیشن اگر یہ بیان دیتا ہے کہ وہ آئے گا اور یہاں ایم پی اے بنے گا تو کم از کم ہمیں یہاں بیٹھنے کا جواز نہیں پیدا ہوتا، جس دن وہ اوتھ لیں گے تو ہم اس اسمبلی میں موجود نہیں ہونگے، وہ خالی کرسیوں کے سامنے اوتھ لے لیں۔

جناب سپیکر، These are rules اور رولز یہی اسمبلیاں بناتی ہیں، اس کو چینج کریں، الیکشن کمیشن کے پاس یہ اختیار ہونا چاہیے کہ جو بھی بندہ کریمنل پروسیجر میں Involve پایا جائے، وہ کسی بھی سٹیج پر الیکشن کمیشن مجاز ہو کہ اس کی رکنیت ختم کر سکے۔ جناب سپیکر، ہم نے دہشت گرد اسمبلی نہیں بنانی کہ یہاں دہشت گردوں اور ٹارگٹ کلر کو ہم یہاں اوتھ کیلئے دیکھیں گے اور تاریخ ساز اسمبلیاں ہونگی کہ یہاں ایک ٹارگٹ کلر نے بھی اوتھ لیا تھا۔ جناب سپیکر، ایک اور سنگین پہلو، جس دن سورن سنگھ صاحب کا واقعہ ٹی وی پر آیا، اگلے ہی دن اخبار میں خبر آئی کہ تحریک طالبان پاکستان نے ذمہ داری قبول کر لی ہے لیکن اگلے ہی دن اس کے اخبار میں آیا، دوبارہ یہ خبر آئی کہ نہیں وہ تو اس کی ذاتی دشمنی تھی یا سیٹ کیلئے دشمنی تھی، جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہونگی کہ جس اخبار میں یہ بیان آیا تھا، اس کو یہ خبر کس Source سے آئی تھی کہ یہ طالبان نے ذمہ داری قبول کی ہے؟ اس چیز کی بھی انکوائری ہونی چاہیے کہ وہ کیا کسی Authentic جگہ سے اس کو وہ خبر آئی تھی یا بلدیو کمار کی ایک سازش تھی کہ اس نے اخبار کے تھرو یہ بیان چلا دیا تھا کہ یہ تحریک طالبان نے کیا ہے؟ اس چیز کی روک تھام ہونی چاہیے اور میڈیا کو میں درخواست کرتی ہوں کہ کسی بھی خبر کو بلا تصدیق وہ اخبار میں شائع نہ کرے کیونکہ یہ کیس کے رخ کو موڑنے کی سازش ہو سکتی ہے اور ایسا ہو بھی سکتا تھا لیکن میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں پولیس کو کہ انہوں نے اخباری بیان کو مد نظر نہیں رکھا اور اپنی جو انکوائریاں تھیں، وہ سٹارٹ رکھیں۔ جناب سپیکر، جس طرح نگہت اورکزئی صاحبہ نے کہا کہ اس ایوان میں جو بیٹھے ہیں، اگر ان کے بچوں کو آپ Compensation نہیں دے سکتے، اس ایوان کا ایک معزز رکن گیا، اس کے بچے کل کو اگر گلی میں رلیں گے تو ہماری ذمہ داری ہوگی، یہ سارا بوجھ ہمارے کندھوں پر ہوگا، جناب سپیکر! اس کیلئے سپیشل پیکج کا اعلان کیا جائے، ان کے بچوں کیلئے Accommodation کے علاوہ ان کے تعلیمی اخراجات کیلئے، جب ایک وزیر اعلیٰ کو، جب ایک گورنر کو لائف ٹائم کیلئے مراعات مل سکتی ہیں تو اس اسمبلی کے ایک کارکن کو، ایک ممبر کو بھی مل سکتی ہیں۔ جناب سپیکر! میں آپ کو ایک بار پھر یہ دہراؤں کہ اگر بلدیو کمار اس اسمبلی میں اوتھ لینگے تو ہم میں سے کوئی یہاں نہیں بیٹھے گا۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب! اس کے بعد مفتی غفور اور ڈاکٹر حیدر، آج سارے اسمبلی ممبرز جو بھی بولنا چاہتے ہیں، ہم ان کو موقع دینگے۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! آپ نے مجھے آنجہانی سردار سورن سنگھ کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے موقع دیا، میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ سردار سورن سنگھ صاحب بہت نڈر تھے، شجاع بھی تھے اور وہ جو کچھ اس کے دل میں ہوتا تھا، آن دی فلور آف دی ہاؤس بھی اور باہر ہمارے جرگوں میں اور علاقوں میں بھی سب کچھ کھلے دل سے وہ کہتا تھا۔ ہماری بہن نے کہا کہ اس کے پاس دو کمرے تھے، وہ کمرے بھی کرائے کے کمرے تھے، اس کا اپنا گھر نہیں تھا، وہ ایک درویش صفت انسان تھا، اس کیلئے دو پولیس والے ایس پی نے دیئے تھے تو اس نے کہا کہ میں غریب ہوں، میں کس طرح دو پولیس والوں کو پال سکتا ہوں، وہ پولیس والوں کو کہتے کہ میرے ساتھ نہ آئیں، وہ اکیلا پھرتے تھے، وہ ہمارے ساتھ جماعت اسلامی میں دس بارہ سال رہے ہیں، وہ ایک مقرر تھے، یعنی جب جماعت اسلامی کے جلسوں میں اور اس کے پروگراموں میں تقریر کرتے تھے تو میں اکثر پریشان ہوتا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ ایک اقلیتی آدمی ہوتے ہوئے اس کی زبان سے کوئی غلط بات نہ نکلے لیکن اس کا اتنا تجربہ تھا کہ وہ Extempore تقاریر کرتے اور کہیں بھی ان سے غلطی سرزد نہیں ہوئی ہے اور جہاں تک اس کو Death compensation کی بات ہے تو اس کے چھوٹے بچے ہیں، وہ بہت غریب ہیں اور یہ حکومت کیلئے کوئی مشکل کام نہیں ہے، اس کے ساتھ خراج عقیدت کا اصلی طریقہ یہ ہے کہ اس کے بچوں کی تعلیم، اس کے اخراجات کیلئے اور اس کیلئے ایک مکان، اس کی ایک سمری بنائیں اور سارے جتنے ہمارے اس august House کے ممبران ہیں، ان شاءاللہ یہ ہمارا ساتھ دینگے تاکہ ان کے بچے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور میں یہ بات ڈی آئی جی سوات سے بھی، اسی وقت، دو تین گھنٹوں کے اندر اندر وہ پہنچے تھے اور ڈی پی او موقع پر تھے، ہم اس رات کو گئے تھے اور دس گھنٹوں کے اندر اگر یہ معاملہ اس طرح حل نہ ہوتا اور وہ جو ملزم ہے، وہ اس نے Confession نہ کیا ہوتا تو یہ معاملہ بہت گھمبیر تھا اور ہمارے سارے علاقوں کے بے گناہ لوگ اس میں پھنستے لیکن میں پولیس کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں Espacially ڈی آئی جی کو کہ انہوں نے بر وقت اقدام کر کے وہاں سوات سے فوری طور پر آئے اور ڈی پی او کو بھی اور وہاں کا جو محدود ایک تھانہ ہے، اس کا ایس ایچ او اور وہاں کا جو سٹاف ہے، انہوں نے کمال بہادری سے فوری طور پر دس گھنٹوں کے اندر سارا معاملہ Settle کیا اور جو آلہ قتل ہے، وہ بھی وصول کیا، ملزموں کو بھی پکڑا اور باقی کڑی

جو آگے جا رہی ہے کہ اس میں ایک سینیٹر ہے، یہ ہے، یہ تو انوسٹی گیشن ہے، اس سے اور بھی پتہ چل جائے گا لیکن اللہ کا شکر ہے کہ اس میں ہمارے بونیر کے سارے غریب لوگ بچ گئے کیونکہ وہ تو وہاں رہتے تھے اور میں کلیئر کہتا ہوں کہ بونیر کے ساری عوام پارٹی سے بالاتر ہو کے اس کے غم میں برابر کے شریک ہیں، میں ایمان سے کہتا ہوں اور میں یہ کہتا ہوں کہ جماعت اسلامی میں بھی اس کے بہت سے کارنامے تھے، ابھی پی ٹی آئی کیلئے وہ واحد ور کر تھے، وہاں گروپ بندی ہے پی ٹی آئی میں لیکن سردار سورن سنگھ کی ایسی حیثیت تھی کہ دونوں گروپس ان کی مشری کو مانتے تھے اور انہوں نے بہت سارا کام پی ٹی آئی کیلئے ابھی ایک دو تین سال میں انہوں نے کیا ہے۔ میں اس کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور اللہ سے دعا ہے کہ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب۔ نلوٹھا صاحب! آپ دونوں تھوڑا آخر میں بات کر لیں گے جی، پھر عنایت۔ بخت بیدار۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، شکریه۔ نن زما ټولو ملګرو په سردار صاحب باندې خبره وکړه، سردار صاحب مونږ سره اسمبلئ کښې هم نزدې وو او بیا هاسټل کښې هم مونږ سره ډیر نزدې تعلق او ناسته ولاړه وه او چونکه زه ذاتی طور پیر بابا ته ډیر ځم راځم نو ضروری خبره ده چې یو سیاسی کارکن چرته ځی نو د بل سیاسی کارکن تپوس کوی، نو د هغه چې څنګه زمونږه حبیب الرحمان صاحب خبره وکړه، هغه ځان سره سیکورټی نه ساتله، مجبوریانې چې څنګه هغوی اووئیل ځکه چې هغه چائې روټئ ورکول، بنکته پورته کول، د هغې نه علاوه سردار صاحب به په کور کلی کښې په موټر سائیکل ګرځیدو او دا مونږ د پاره او خاصکر دې مسلمانانو د پاره د هغه مشن، د یو ورور مشن، زه دا وایم چې مونږه دلته راشو او دلته کښې اول قتل اوشو، د جمشید خان د ورور عمران خودکش، دویم قتل وشو د خودکش، زمونږ سردار ګنډا پور صاحب چې هغه د دې ایوان زبردسته اثاثه وه چې هغه اوس هم مطلب دا دے چې مونږ ته یادیږی، یقیناً مونږه د یو ډیر قابل ترین ملګری نه او د لاء منسټر نه دا ایوان محرومه پاتې شو، دغه شان بیا هنګو کښې، زه دا وایم چې خبره وشوه د سردار سورن سنګه په باره کښې چې د هغه د غریبئ او د هغه د کور او د هغه د بچو د

سکالر شپ، د راتلونکی ژوند تیرولو خبره او تاسو رولنگ ورکړو چې یو قرارداد د تیار شی او هغه قرارداد کښې د مطلب دا دے چې د ټولو د طرف نه سردار صاحب د پاره او دا راتلونکو ممبرانو، خدائے مه کړه، مطلب دے داسې قتل کیږی، د هغوی د پاره یو خبره کیښودې شی، زه دې ته بالکل ستاسو په یو صحیح فیصله باندې زه ډیر خیر مقدم کوم د دې خبرې، ورسره ورسره زه دا وایم چې دلته مونږ ټول برابر یو، هر سړے د خپلې حلقې نه، قوم پرې اعتماد کړے دے، راغلے دے، که زه دا وایم چې تاسو سپیکر صاحب! په دې کرسئ ناست یئ، درنه کرسئ ده، دا هم د دې یو حلقې نه راغلے دے، زه دا وایم چې کم از کم په دیکښې دې یا اپوزیشن او یا زه ښکته او یا بل پورته، په دې شکل کښې د نه کتلې کیږی، زه به نن د ګیلې په توګه باندې، ماته خپل غم رایاد شو چې په ما پسې خو دهشت ګرد راغلی وو چې دا د واړه اختر شپه ده او دا بخت بیدار به کور وی او زما په ځائې باندې ئې زما ورور او پنځه کسان ورسره شهیدان شو خو زه افسوس کوم د دې انصاف د حکومت نه چې په یو کوټه کښې اوړے ژمے شوے دے، زما د هغه ورور، زما هغه ورونړه هډو چا اونه ستائیل چې دا د دې ملک د پاره د دوئ وینه ضائع شوې ده، د دې قوم د پاره، زما د چا سره د خپل پټې تنازعه نشته، زما د چا سره څه ښکته پورته نشته خو چونکه یو داسې سیټ ما راوړے دے د قومی وطن پارټئ په ټکټ باندې چې هغې ته خلق د ازغو په بنیاد ګوری، زه دا درخواست کوم، کم از کم خدائے له به جواب ورکوؤ او خاصکر سپیکر صاحب! تاسو نه به تپوس کیږی، چیف منسټر زما دعا له څکه رانغلو چې بله پارټی خفه کیږی، پرون نه هغه بله ورځ زما بهابهی مړه وه، چې د چیف منسټر که سپے مړ شی، زه دعا له تلے یم خو نن دا سوچ دے، زه سردار سورن سنګه له په دې بنیاد نه یم تلے خو زه دا وایم چې دا د ایوان معزز ممبر وو او د دې پاکستان د پاره د هغه وینه توئیه شوې ده، لهذا زما دا درخواست دے چې نور ممبرانو سره په کوم قدر انداز کتلې کیږی، زه هم یو پاکستانې شناختی کارډ لرم او د دې صوبې یو غړے یم۔ مهربانی جی۔

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه، جناب سپیکر۔ نن ټول ایوان په یک نکاتی ایجنډا باندې د خپل ګران ورور محترم جناب ډاکټر سردار سورن سنګھ صاحب د بهیمانه قتل خلاف دا د خپل دکھ درد اظهار کوی۔ جناب سپیکر، ډاکټر صاحب دا ټهیک ده چې هغه د تحریک انصاف او د صوبائی حکومت یو اثاثه وه، زه به دا اووایم چې هغه د بونیر د خاورې هم یوه اثاثه وه او لکه څنګه چې صوبائی حکومت یا پاکستان تحریک انصاف د هغوی په هغه بهیمانه قتل سره نیمګړی شو، کنډم شو نو زمونږ د بونیر خاوره هم د یو ډیر لوئې دلیر فرزند نه محرومه شوه۔ جناب سپیکر، زه به لږ د بونیر د امن و امان په حواله باندې د ایوان په نوټس کښې څه ضروری خبرې راولم، دا کوم ځائې کښې چې ډاکټر سردار سورن سنګھ صاحب ډیر په بې دردئ سره قتل کړلے شو، دا د پیر بابا د تهانړې نه په یو څو میټره فاصله کښې دے، دې نه وړاندې زمونږ د دغه سکھ برادری د ګوردوارې مخې ته یو پولیس سپاهی شهید شو چې په هغه ورځ باندې د هغې په رد عمل کښې د بونیر پولیس رااولګیدل او عظمت نومې کس چې د هغوی سره د تیرې روژې نه ګرفتار وو، هغه ئې په جعلی پولیس مقابله کښې په یو خوړ کښې اوویشتلو او د هغه لاش ئے ورتاؤ کړو او د هغه اهل خانې ته ئې سوال جواب ورکړل چې تاسو راشئ او دے زمونږ سره په پولیس مقابله کښې مړ دے۔ جناب سپیکر، څه ورځې پس د هغه عظمت بل ورور چې هغه هم د پولیس سره زیر حراست کښې وو، عمران نوم ئې دے، هغه هم دغه شان په جعلی مقابله کښې مړ کړلے شو او هغه ته نوم ورکړلے شو چې جی دا خو دې پولیس سره په انخته کښې مړ شوے دے، ماورائې عدالت قتل کښې زمونږ خپله اداره ملوث شوه۔ جناب سپیکر، د ډاکټر سردار سورن سنګھ صاحب د بهیمانه قتل نه یو شپه مخکښې زما په کلی کښې شیر عالم نومې کس په چاړه باندې ذبحه کړلے شو، دا ټولې خبرې زه د دې فلور په ریکارډ باندې راوستل غواړم، ما درې کال اټینشن د بونیر امن و امان په حواله باندې ستاسو په خدمت کښې ایډمټ کړی دی خو ډیره افسوس سره دا خبره کوم چې هغه تر اوسه پورې په ایجنډا باندې نه دی راغلی، اجلاس Prorogue کیږی او مونږه ئې سرسبز کوؤ، اجلاس Prorogue کیږی او مونږه ئې سرسبز کوؤ۔ جناب سپیکر، دې نه څه وخت

مخکښې هم د دغه پیر بابا د پولیس تهانړې په حدودو کښې یو سیاسی کارکن انور خان په یو څو میټره فاصله کښې قتل کړلے شو، زما د ټاؤن ناظم مولانا سعید الرحمان مفکر صاحب یو فائنل ټورنمنټ ته Gathering ته خطاب کولو، هغه دوران کښې ټارګټ کلرز راغلل او په هغوی باندې ئې فائرنګ وکړو او په هغې کښې یو کس شهید شو۔ جناب سپیکر، بونیر داسې یو خاوره ده چې دا دره آدم خیل نه ده، دا وزیرستان نه دے، دا باجوړ نه دے خو د هغې باوجود خلق هلته په چړو باندې ذبحه کیږی، د ژوندو انسانانو نه سترګې راویستلې کیږی او هغه په میډیا باندې راغلل چې د کلپانړئ یو باشنده، د حبیب الرحمان منسټر صاحب د خپل کلی یو باشنده، د هغه ژوندی انسان نه سترګې رااویستلې شوې، جناب سپیکر! زمونږه هم په دغه خاوره باندې بهته خوری داسې په زور و شور سره شروع ده چې یو بهته خور ګروپ ځی او د یو صاحب حیثیت سړی نه مطالبه کوی، ډیمانډ کوی چې پیسې راکړه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! که دا Proper topic، چونکه نن ایشو لږه بدله ده نو هغه به، ستا کال اټینشن خو ماته په نوټس کښې نه دے راغلے، د ټولو نه زیات چې دی نو ستا دغه اوس هم راوان دی او زه بعضې وخت دا ډیر افسوس سره وایم چې ستا دغه مونږ چې راولو، ته په هغه ورځ غیر حاضر هم شې خو بهر حال د ټولو نه زیات بزنس چې دے نو په دې اسمبلئ کښې ستا چلیږی، داسې خبره نشته خو زما خیال دے، زمونږ دې وخت کښې Topic ټوټل چې دے، دا اوساتو نو ډیره مهربانی به وی۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب، زه به دا ریکویسټ وکړم جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: لږ دا موقع وه، د هر یو بیل بیل موقع وی پلیز، دا چونکه نن تعزیتی ریفرنس دے نو دا به۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: زه به دا ریکویسټ وکړم جی، زه که دا ریکویسټ وکړم که فرض کړه د بونیر د امن و امان په حواله باندې یو معزز رکن صوبائی اسمبلی د دې ټول ایوان توجه راګرځول غواړی او خپل یو آئینی حق استعمالوی او توجه

دلاؤ نوټس ورکوی نو که په هغې باندې د وخت نه مخکښې لږ غوندې توجه ورکړلې شوې وه، نن به مونږ ته دا ورځ په لیدلو باندې نه راتلله۔

<u>جناب سپیکر:</u> مہربانی۔ ته بالکل مونږ ته راکړه او چې څه دغه وی، Legal formality وی، مونږ به ئے پوره کوؤ ان شاءاللہ تعالیٰ۔ میرے خیال میں ابھی یہ ڈاکٹر حیدر صاحب بات کریں گے، سلیم صاحب پیپلز پارٹی سے بات کریں گے اور اے این پی سے کدھر ہے بہادر خان صاحب؟ جی ڈاکٹر حیدر صاحب!

<u>ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ):</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سردار سورن سنگھ صاحب کا جو کردار تھا، وہ پاکستان تحریک انصاف کے حوالے سے اور اس کے علاوہ اقلیتی برادری اور پورے ملک کیلئے وہ ناقابل فراموش ہے اور ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن میں یہاں پہ ایک اور پوائنٹ اٹھاؤں گا کہ زندہ قومیں اس قسم کے واقعات سے سیکھتی ہیں اور جو غلطیاں ہمارے نظام میں ہیں، ان کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ Compensation کا جو معاملہ ہے، ان کے بچوں کا، وہ تو اس پہ ہم متفق ہیں اور یہ ہونا چاہیے لیکن دو چیزیں یہاں پہ سامنے آئی ہیں، ایک یہ کہ پہلی دفعہ ملاکنڈ ڈویژن میں ٹارگٹ کلنگ میں فوری طور پر قاتل جو ہیں، وہ گرفتار ہوئے ہیں، تو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں پولیس ڈیپارٹمنٹ کو کہ انہوں نے نہ صرف ہم پہ بلکہ پورے ملک پہ ایک احسان کیا ہے ورنہ ایک اور بحث چھڑنی تھی، پاکستانی مفادات کے حوالے سے Internationally اس چیز کو لوگوں نے اچھالنا تھا۔ دوسری بات یہ کہ جس کا ذکر ادھر ہوا کہ انوسٹی گیشن کو Divert کرنے کیلئے کسی نے، گمنام لوگوں نے ذمہ داری قبول کی کہ یہ قتل ہم نے کیا ہے، اس طرح کے قتل ہوتے ہیں اور گمنامی میں لوگ، نہ ان کی فون کال کو کوئی ٹریس کرتا ہے اور وہ شائع ہو جاتی ہیں اور پھر یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ میرے نزدیک ملاکنڈ ڈویژن کے اندر، پورے ملک میں ہونگے لیکن ملاکنڈ ڈویژن کے اندر اجرتی قاتلوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے، بعض کو ہم کئی دفعہ اٹھا چکے ہیں لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا تھا اور ابھی یہ Expose ہو گیا ہے کہ وہاں پر یہ جو قتل ہو رہے ہیں، مسلسل ہر دوسرے تیسرے روز، تو ایک گروہ کارفرما ہے اور اس کو Expose کیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ Replacement کے طور پر جو قانون موجود ہے کہ جو نمبر دو ہو گا، وہ Automatically elect ہو کر آئے گا، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ قانون بھی ٹھیک

نہیں ہے، میں تو سرے سے یہ جو Reserved seats پر نمبر دو، نمبر تین اور Waiting list کا جو Concept ہے،اس کو تبدیل کیا جائے کیونکہ ہم اس سے سیکھتے ہیں کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا،اس سے پہلے بھی ایک دو واقعات ہوئے ہیں، صوابی میں بھی لوکل باڈیز میں ایک نمبر دو نے کوشش Attempt کی ہے کہ پہلے کو مار دیا جائے تاکہ وہ Automatically آگے آئے، میں کہتا ہوں کہ یہ ایک بندہ ہونا چاہیے اور اگر سیٹ خالی ہوتی ہے تو اس کے بعد پارٹیاں موجود ہیں، لوگ موجود ہیں، وہ دوسرے کو دیں گے، تو ہم اس کو اگر Wind up کریں تو میرے خیال میں یہ بہترین حل ہوگا اور میں اپنی باتوں کو اس شعر کے ساتھ ختم کرونگا جو میں ہدیہ کرتا ہوں سردار صاحب کو:

ے نہ منہ چھپا کے جیئے اور نہ سر جھکا کے جیئے ستم گروں کی نظر سے نظر ملا کے جیئے
اب ایک رات اگر کم جیئے تو کم ہی سہی ہم ان کے ساتھ تھے جو مشعلیں جلا کے جیئے

بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم ڈپٹی سپیکر! آپ بات کرنا چاہیں گی، ڈاکٹر مہرتاج روغانی؟ اس نے مجھے Personally پہلے سے ہی ریکویسٹ کی تھی کہ میں بات کرونگی۔

<u>محترمہ مہرتاج روغانی (ڈپٹی سپیکر):</u> تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سورن سنگھ کو میں For the last three years I know him because اس کی سیٹ اگر آپ دیکھیں تو میں اور نسیم بی بی وہاں پر یہ سامنے ہوتی تھیں تو اسمبلی شروع ہونے سے پہلے ہمارے ساتھ کافی ان کی گپ شپ ہوتی تھی۔ ان کے تین وہ میں بیان کرنا چاہتی ہوں، Like, for the religious parties ہندو کے ساتھ بیٹھتا تو وہ ہندو ہوتا، مسلمانوں کے ساتھ بیٹھتا تو وہ مسلمان ہوتا، سکھ کے ساتھ سکھ ہوتا، ان کی Personality پتہ نہیں، اس پر باقی ممبرز نے غور کیا ہے کہ نہیں؟ کیونکہ انہوں نے ہندوؤں کی وہ جو رسم ہوتی ہے، وہ رنگ والی I don't know what do you call that 'rasam'? لیکن وہ مردان میں انہوں نے کی اور اپنے Green اور Red اور ان کے کپڑوں پر ہندوؤں کے مذہبی تہوار میں وہ گیا۔ ایک دن آیا اور مجھے کہتا ہے کہ میڈم! میں نے جنازگاہ اور قبرستان کیلئے، میں نے کہا کہ مسلمانوں کیلئے؟ تو اس نے کہا کہ ہاں، اپنے پیسوں سے اس نے ہمارے لئے جو کہ میں اور عائشہ بی بی ابھی تک نہیں کر سکتے کہ ہم لے لیں۔ کل ہمارا تعزیتی

پروگرام تھا پریس کلب میں And the Bishop said کہ جب یہ Elect ہوا تو میرے پاس آیا، He is a Christian and he told him that we will work together، تو وہ اتنا اس کو کہہ رہا تھا۔ تو یہ Religion کے پہلوں کو دیکھیں، ہر ایک Religion میں ان کا ساتھ تھا، نمبر ایک۔ نمبر دو، He was a family man، اس کو اپنی فیملی اتنی عزیز تھی Specially his mother، یہاں بیٹھ کر مجھے کہتا تھا، میری ماں بیمار ہے، اس کیلئے دعا کریں، جیسے میرے Colleagues نے کہا، He was full of energy, he was full of life and he was such a lively person، لیکن جس دن وہ خفا ہوتا تھا، میں کہتی تھی کہ سورن سنگھ آج تو تم، وہ کہتا میری ماں ذرا بیمار ہے، یعنی ماں کیلئے اتنی قدر، اتنا ہمارے اسلام میں تو ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے، یہ اس کا دوسرا پہلو تھا، یہ تین سالوں میں میں نے جو Close جانا۔ نمبر دو پوائنٹ جو میں اٹھانا چاہتی ہوں I think کہ اتنا حب الوطن پاکستانی، ایک جگہ ہم کام پر بلائے جاتے تھے، We were together، وہ کبھی ہنس کر کہتا تھا کہ میڈم! یہاں پر آپ Minority ہیں، آپ لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں اور یا میں فیمیل ہوں، ہنس کر وہ اتنا مذاق He used to said these words۔ تھرڈ جو میں نے کہا کہ پاکستان کیلئے، پاکستان کا جھنڈا، پاکستان پائندہ باد ہر ایک اس میں And number two, PTI, I think, we have lost a man جو آئیڈیالوجی میں، میں نے خان صاحب کو بھی Text کیا ہے کہ مجھے اپنے آپ پر اتنا یقین نہیں ہے کہ جتنا مجھے اس کی آئیڈیالوجی پی ٹی آئی کیلئے جو تھی، He was a fighter and used to fight for PTI like anything. We have lost really a gentleman from PTI. I don`t think gentleman from PTI. I don't think کہ یہ پورا کر سکیں گے۔ ہم سب ایک دوسرے کو جانتے ہیں And last جو کل تعزیتی پروگرام ہوا ہے، اس میں کرسچین برادری تھی، سکھ تھی، ہندو تھی And we were there and all of them said two points، ایک انہوں نے کہا یہ کہ Transparent investigation and we don't want any body کہ جو بے گناہ اس میں آ جائے، تو Please, I want to put it on record، یہ سارے مذاہب کے لوگ کل جمع تھے اور نمبر دو وہ یہی کہہ رہے تھے، جیسے نگہت بی بی نے کہا کہ He was such like humble جیسے انہوں نے گھر کا وہ کیا اور وہ جو کہتا تھا کہ میں پارٹی کیلئے جیب سے، مجھے جب نگہت بی بی نے

اس کے گھر کا کہا، میں تو یہ حیران ہوں کہ وہ آکر کہتا تھا کہ آج میں نے سات ہزار پارٹی کیلئے خرچ کئے، آج دس ہزار، And on the floor of the House میں کہتی ہوں کہ He owed us this کہ We have to do something for the family، یہ سارے مذاہب نے بھی کہا ہے کل ریفرنس میں اور یہ یہاں بھی کہا Colleague نے And we have to do، ٹھیک ہے Individually ہم کر سکتے ہیں لیکن نہیں، بالکل کر سکتے ہیں سارے ممبر ز لیکن یہ حکومت اور ہماری ذمہ داری ہے کہ حکومت کرے گی، کچھ سپیشل پیکج ان کیلئے اعلان کرے گی۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ آج یقیناً صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا ایک اچھے ساتھی سے محروم ہوگئی ہے، جناب سپیکر صاحب! سردار سورن سنگھ صاحب ایک انتہائی مخلص، شریف النفس اور وفادار ساتھی تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ان کی اپنی جماعت تحریک انصاف کے ساتھ جس طرح انہوں نے وفا نبھائی اور بہت سچے تحریک انصاف کے ساتھی تھے، یہاں پر بھی جب ہم عمران خان صاحب کے متعلق کوئی بات کرتے تھے اور نگہت اورکزئی صاحبہ کی ایک دو دفعہ ان کے ساتھ آمنے سامنے اس طرح تلخ کلامی بھی ہوگئی تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بہادر شخص تھا اور بہت زیادہ اس ملک کا بھی وفادار تھا، صوبے کا بھی وفادار تھا اور آج یہ غالباً ہمارا پانچواں ساتھی ہے جو ان تین سالوں میں ہماری اسمبلی سے ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم نے بھی ایک نہ ایک دن جانا ہے اور یقیناً جس طرح میں نے ابھی نگہت اورکزئی صاحبہ کی سردار سورن سنگھ کے خاندان کے متعلق اور اس کی خودداری کے متعلق جو باتیں میں نے سنی ہیں، میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں اس کے خاندان کو مبارکباد پیش کروں کہ اس خاندان میں ایک ایسا شخص پیدا ہوا جس نے سیاست عزت کیلئے کی، جس نے سیاست پیسے کمانے کیلئے نہیں کی، تو میں یہ تجویز دیتا ہوں کہ آپ حکم دیں، ہم جتنی سیاسی جماعتوں کے لوگ یہاں پر اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں، ایک سو بائیس یا تیئیس ارکان ہیں، ہم سب اس کے اس خودداری سے متاثر ہو کر میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو ہمارے بس میں ہوا، ہم سردار سورن سنگھ کے بچوں کیلئے سب کچھ ان شاءاللہ دینے کیلئے تیار ہیں اور ان کے بچوں کو بھی، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ! وہ ہمارے بچے ہیں، ہم ان شاءاللہ ان کے ساتھ

بھرپور تعاون کریں گے۔ دوسری بات، جناب سپیکر صاحب! یہ جس طرح ابھی یہاں پر کہا گیا کہ جس آدمی نے اس نیت سے سردار سورن سنگھ کو قتل کیا کہ وہ سیکنڈ پوزیشن پر تھا اور اب وہ صوبائی اسمبلی کا ممبر بن جائے گا اور یہاں پر آکر بیٹھے گا اور وہ بن گیا ہے اور اس کے حلف والے دن ہم سب نکل جائیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! وہ قاتل ہے اور قاتل کو عدالت کے کٹہرے میں جب پیش کیا جائے گا تو ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں، صوبائی اسمبلی کے اس فلور سے کہ اس قاتل کو پھانسی کے تختہ پر لٹکایا جائے، نہ کہ صوبائی اسمبلی کی سیٹ پر بٹھایا جائے اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ نہ آپ اور نہ ڈپٹی سپیکر صاحبہ سردار سورن سنگھ کے قاتل سے حلف بھی نہیں لیں، ہمارا یہ مطالبہ ہے اور نہ ہی ڈپٹی سپیکر صاحبہ اس سے حلف لیں اور ہم ممبران یہ قرارداد اس صوبائی اسمبلی میں بھی پیش کرتے ہیں کہ ایسے شخص کو کسی صورت میں کوئی بھی پارٹی اپنا ممبر منتخب نہ کرے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ تحریک انصاف کے چیئرمین صاحب بھی اس کے اوپر ایکشن لیں گے اور ان کے اپنے ممبران اور الیکشن کمیشن کے پاس یہ تجویز ہماری جانی چاہیے کہ اگر یہی طریقہ رکھا گیا اور اس قانون میں امنڈمنٹ نہ کی گئی تو اس طریقے سے تو بہت سے لوگ ایک دوسرے کو قتل کر دیں گے، ممبر ضلع کونسل، تحصیل کونسل یا ممبر صوبائی اسمبلی یا قومی اسمبلی بننے کیلئے تو یہ روایت بھی ختم ہونی چاہیے اور واقعی ڈی آئی جی صاحب اور ڈی پی او صاحب نے بہت اچھا کارنامہ انجام دیا اور اصل ملزموں کو سامنے لایا اور بے گناہ لوگوں کو اس میں پھنسانے کی کوشش نہیں کی گئی، اس پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں لیکن ساتھ ساتھ میں یہ توقع رکھتا ہوں، کیونکہ آجکل بہت افسوس کی بات ہے کہ جو لوگ بیس بیس قتل کرتے ہیں، وہ بھی واپس گھر آجاتے ہیں تو کوئی انویسٹی گیشن اور اس طرح اس کا چالان تیار کیا جائے کہ سردار سورن سنگھ کا قاتل واپس گھر نہ آئے بلکہ اس کی لاش واپس گھر آنی چاہیے اور پھر ہم اور بھی زیادہ اپنی پولیس کے اوپر اعتماد کریں گے، بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ آج کے اس موقع کے اوپر ہم کوئی ایسی بات نہیں کریں گے کیونکہ یہ ہم سب کا بڑے دکھ کا دن ہے لیکن اتنی بات میں ضرور کرونگا کہ صوبائی حکومت کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ ایک ایڈوائزر کو، ایک ممبر صوبائی اسمبلی کو جس ٹارگٹ کلنگ کی ہم بار بار بات کرتے ہیں، آج ہمارا ایک ساتھی اس کا نشانہ بن گیا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: سلیم خان۔

جناب سلیم خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ آج سارے ممبران بڑے خفاہیں کہ ہمارے ایک بہت اچھے ساتھی سردار سورن سنگھ جو آج اس کرسی پر نہیں، جو ہم میں نہیں ہے، ہم سب کو بہت بڑادکھ ہے، بہت بڑا غم ہے، ایک ایسا ساتھی ہم سے چلا گیا جو سب کا دوست تھا، جو سب کا یار تھا اور جو سب کے ساتھ ہنس کر ملتا تھا، جو سب کو گلے لگاتا تھا اور ایک بہت بڑا مہربان، ایک بہت بڑا ملنسار ساتھی جو کہ آج ہم میں سے نہیں ہے، بہت زیادہ دکھ ہے، ہمیں اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے سارے ممبران ایک مخلص ساتھی، ایک نڈر، ایک بہادر ساتھی جو اس ہاؤس کا ایک نمایاں، ایک خوبصورت ممبر تھا، جو اس ہاؤس میں نہیں ہے اور جس طرح بھی، جو بھی اس کے قتل میں ملوث ہیں جناب سپیکر! ہم بھرپور حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں اور ہم سب کا یہ مشترکہ مطالبہ ہے کہ ان کے قاتلوں کو گرفتار تو کیا گیا ہے اور ان کی سزا بھی اسی طرح جلد ہونی چاہیے اور ہم یہی مطالبہ کرتے ہیں کہ الیکشن کمیشن کے قوانین میں ایسی امنڈمنٹ لائی جائے کہ Reserved seats پر جتنی بھی ہماری بہنیں بیٹھی ہوئی ہیں اور یہاں پر Minority کے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، اگر اس طرح یہ ٹارگٹ کلنگ ہوتی رہی اور ہمارے ساتھیوں کو اسی طرح نشانہ بنایا گیا کہ صرف ایک سیٹ کی خاطر تو پھر کسی کی زندگی یہاں پر محفوظ نہیں رہے گی اور انہی قوانین میں لازمی طور پر یہ امنڈمنٹ ہونی چاہیے کہ سیاسی پارٹیز بھی یہاں پر موجود ہیں، ان کے لیڈرز بھی موجود ہیں، الیکشن کے بعد اگر کوئی اس طرح کی سیٹ خالی ہوتی ہے تو اس پر نئے سرے سے کوئی نام Submit کیا جائے، پارٹیوں کی طرف سے تاکہ کسی ممبر کی جان خطرے میں نہ رہے، جس طرح آج ہمارے سورن سنگھ کو قتل کیا گیا، صرف اس خاطر سے کہ کوئی دوسرا بندہ آکر اس سیٹ پر بیٹھے گا اور ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ سردار سورن سنگھ کے قاتل کسی بھی صورت، کسی بھی حالت میں اس ہاؤس میں نہیں بیٹھے گا اور وہ کسی نہ کسی طرح آئے تو ہم اس ہاؤس میں نہیں بیٹھیں گے، ہم اس ہاؤس میں بیٹھنے کیلئے تیار نہیں اس کے ساتھ اور وہ قاتل ہے اور اس قاتل کو اس سیٹ پر بیٹھنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے اور نہ اس کو ہم، بلکہ قانون اس کو یہ اجازت دے گا کہ وہ کسی ایک بندے کو قتل کرکے اس کی سیٹ پر آکر بیٹھ جائے۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر! جس طرح ہمارے ساتھیوں نے یہاں پر مطالبہ کیا، سردار سورن سنگھ کی فیملی کے ساتھ جتنا بھی ہوسکے حکومت کی طرف سے، ان کے

بچوں کی تعلیم، ان کی فیملی کی دیکھ بھال، اور بھی بہت سارے مسئلے ہونگے، اس کیلئے ایک بہترین پیکج ان کی فیملی کو دینا چاہیئے تاکہ ان کے بچے جو ہیں، ان کی تعلیم جاری رہ سکے اور ان کی فیملی کو ایک بہترین سپورٹ مل سکے کیونکہ وہ اس ہاؤس کا ممبر تھا، معزز ممبر۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب سلیم خان: اور کوئی دشمنی نہیں تھی، وہ صرف اس وجہ سے مارا گیا کہ وہ اس ہاؤس کا ممبر تھا۔ Thank you so much, janab Speaker.

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب اور اس کے بعد عنایت خان۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب   موت کیا ہے انہی اجزا کا پریشان ہونا

جناب سپیکر، آج ہم سب کیلئے بڑے افسوس کا، بڑے غم کا دن ہے، ہمارا ایک ساتھی جو ہمارے ساتھ ہی بیٹھتا تھا، آج اس کی نشست پر اس کی تصویر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سارے ممبرز بہت اچھے ہیں اس ایوان کے، جس طریقے سے ہم پچھلے تین سالوں سے ایوان چلا رہے ہیں لیکن سردار سورن سنگھ کی بات ہی نرالی تھی، وہ حکومتی لوگ ہوں یا اپوزیشن کے لوگ، سب کے ساتھ اس کا دوستانہ رویہ تھا، مرد میدان تھا، محب وطن تھا، پی ٹی آئی پر جان نچھاور کرتا تھا اور ہمیشہ اصولوں کی بات کرتا تھا، جیسے نگہت نے بات کی، میں جب ان کے Funeral پہ گیا، وہاں پہ یہ بات جب ہم نے سنی تو ہم خود حیران ہوئے کہ اتنا خوش پوش شخص اور اس کی مالی حالت یہ ہے کہ دو کمروں کے چھوٹے سے گھر میں کرائے کے اوپر رہ رہا ہے لیکن کبھی اس نے اپنی اس چیز کا اظہار بھی نہیں کیا اور احساس بھی نہیں ہونے دیا اور یہ چیز Show کرتی ہے کہ وہ ہر قسم کی کرپشن کی لائف سے پاک تھا، ایک غریب آدمی جب ایسی جگہوں پر پہنچ جائے تو یہ توقع کی جاتی ہے لوگوں کی طرف سے کہ شاید یہ کوئی ہاتھ مار کے اپنا نظام ٹھیک کرے گا لیکن یہ وہ شخص تھا کہ موت کے بعد جس کا پردہ چاک ہوا کہ اس کے پلے کوئی چیز بھی نہیں تھی۔ اب جو صورتحال ہے، جیسے سارے ایوان نے کہا، ہم کسی صورت اس کو اس ایوان میں برداشت نہیں کرینگے، اس بلدیو کمار کو کہ جس نے ایک کرسی کی خاطر ایک شخص کو قتل کروایا اور اس شخص کو جس کا ایک مقام تھا، جس کا ایک قد کاٹھ تھا، اس لئے ہم وفاقی حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ یہ جو بھی 63 آرٹیکل ہے، اس کے اندر امنڈمنٹ لائی جائے اور نگہت بی بی جو

قرارداد تیار کر رہی ہے، اس میں بھی الیکشن کمیشن سے یہ مطالبہ کریں کہ اس وقت تک اس کا نوٹیفیکیشن روکا جائے، ورنہ اس ایوان کی یہ مشترکہ رائے سب کے سامنے آگئی ہے کہ اسے ہم حلف نہیں اٹھانے دینگے، جب کورم ہی پورا نہیں ہوگا تو وہ کیسے ایوان کے اندر آئے گا اور حلف اٹھائے گا؟ اور یہ بھی غلط ہے، ہم کورم بھی پورا کرینگے اور ہم اس کو اس ایوان کے اندر نہیں آنے دینگے جو اس کرسی کیلئے اس نے اتنا بڑا واقعہ رونما کیا ہے اور میں ملاکنڈ اور بونیر کی پولیس کو، ڈی آئی جی، ڈی پی او اور ان کے نیچے سارے سٹاف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے چھ سات گھنٹوں کے کم سے کم وقت کے اندر قاتلوں کے گردنہ صرف گھیرا تنگ کیا بلکہ ان کو گرفتار کرکے پریس کے سامنے پیش بھی کر دیا اور ابھی ایک سینیٹر ملہوترا تک بھی بات چل نکلی ہے اور کڑیوں سے کڑیاں ملتی جارہی ہیں۔ جناب سپیکر، جلد ہی وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا اعلان کریں گے کہ سردار سورن سنگھ صاحب کے بچوں کیلئے، یہ ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اپنے ایک محب وطن غریب ساتھی کے اہل وعیال کی ہم نگرانی کریں اور ان کی مدد کریں، حکومت اس چیز سے قطعاً پیچھے نہیں رہے گی اور میری یہ درخواست ہوگی آپ سے کہ جیسے کسی ساتھی نے کہا کہ ہم نے بھی یہ عہد کیا ہے کہ ہم اس کو ایوان میں نہیں چھوڑیں گے اور آپ بھی جناب سپیکر! اور ڈپٹی سپیکر بھی عہد کریں کہ آپ اس سے اگر وہ آجاتا ہے کسی طریقے سے، تو حلف نہیں لیں گے اور سورن سنگھ کی نذر میرا ایک شعر ہے کہ:

ے جو رکے تو کوہ گراں تھے ہم — جو چلے تو جاں سے گزر گئے

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت خان، پلیز۔

<u>جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ آج ہمارے اس ایوان کے اندر انتہائی افسوسناک دن ہے اور سارا ماحول افسردہ ہے۔ میرے بہت سے ساتھیوں نے سورن سنگھ کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور اگر مجھے صحیح طریقے سے یاد ہے، سورن سنگھ ہمارے اس ایوان کا چوتھا ممبر ہے جس کو قتل کر دیا گیا اور سورن سنگھ کے علاوہ ہمارا ایک ساتھی Cardiac arrest پہ چلا گیا، ہم سے جدا ہو گیا۔ مجھے نہیں پتہ، میں اس پہ سوچ رہا ہوں کہ اس ایوان کے اوپر کسی آسیب کا سایہ ہے، کیا چیز ہے کہ یہاں سے ایک ایک کرکے ہمارے Colleagues چلے جاتے ہیں؟ لیکن بحیثیت مسلمان ہمارے لئے ایک Reminder ہے کہ ہم میں سے کسی کو بھی ادھر نہیں

رہنا ہے اور ہم ایک نہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملیں گے اور آخرت کی زندگی جو ہے، وہ ہمیشہ ہے، دنیا کی زندگی فانی ہے اور بحیثیت مسلمان ہمارا عقیدہ ہے کہ اس دنیا کے اندر جو ہم رہتے ہیں تو ہم اگر اچھا عمل کریں گے تو اس اچھے عمل کے نتیجے میں ہماری آخرت کی زندگی، ہمیشہ کی زندگی بہتر ہو جائے گی اور جہاں بھی جو Role دیا گیا ہے، خواہ وہ ایم پی اے کی حیثیت سے ہو، منسٹر کی حیثیت سے ہو، چیف منسٹر کی حیثیت سے ہو، سرکاری ملازم کی حیثیت سے ہو، اللہ تعالیٰ ہم سے ہمارے اس Role کے حوالے سے پوچھے گا۔ سورن سنگھ، سب ساتھیوں نے جس طرح اپنے جذبات کا اظہار کیا، ایک دلیر آدمی تھے، ہنس مکھ، ملنسار آدمی تھے اور Popular تھے، بونیر کے اندر بھی Popular تھے اور ممبران اسمبلی کے اندر بھی Popular تھے اور انہوں نے درست کہا، میرے بڑے بھائی حبیب الرحمان خان نے درست کہا کہ جماعت اسلامی میں بھی رہے ہیں، مجھے کل رات میرے ایک دوست جو کسٹم کے اندر سینیئر آفیسر ہے، انہوں نے بتایا کہ حامد میر کے ساتھ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا تھا کہ جب انہوں نے پوچھ لیا کہ آپ نے جماعت اسلامی کیوں چھوڑی؟ ہمارے ہاں یہ کلچر اور ٹریڈیشن ہے کہ ہم جب کسی پارٹی کو چھوڑتے ہیں تو اس کے اوپر کیچڑ اچھالتے ہیں، Mud slinging کرتے ہیں، الزامات لگاتے ہیں لیکن وہ اتنے Graceful تھے اور اتنے مطلب باوقار تھے کہ انہوں نے جواب دیا کہ جماعت اسلامی نے مجھے بہت اچھی عزت دی تھی اور مجھے وہ مقام اور Respect دی تھی لیکن میں Contribute نہیں کر سکا اور میں وہاں Contribute نہیں کر پا رہا تھا، اس لئے میں جماعت اسلامی سے نکل گیا، میرے خیال میں یہ آدمی کی Greatness کو ظاہر کرتا ہے، اس کی Dignity کو، اس کے وقار کو ظاہر کرتا ہے۔ جناب سپیکر، میں اپنے ساتھیوں اور جو اورنگزیب نلوٹھا صاحب ہیں اور شاہ فرمان خان، مشتاق غنی صاحب، ان کی اس رائے کو Endorse کرتا ہوں کہ ان کی جگہ لسٹ میں جو بندہ آ رہا ہے، ہم الیکشن کمیشن سے بھی اس فلور آف دی ہاؤس سے اپیل کرتے ہیں، ہم Through resolution دیکھ لیں گے، اس کو قانونی طور پر دیکھیں گے کہ کیا صورت نکل سکتی ہے؟ اور ہم پی ٹی آئی سے بھی ریکویسٹ کریں گے اور ہم As a coalition partner بھی، یہ رائے میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اس بندے کو اس ہاؤس کے اندر نہیں آنا چاہیئے اور اس کیلئے جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے، وکلاء سے مشورہ کیا جائے لیکن جو بھی پروسیجر اختیار کیا جائے کیونکہ یہ بڑا Dangerous ہے، یہ بڑا

ہے کہ اگر یہ سلسلہ چل نکلا تو یہ جو Reserved seats ہیں اس کے اندر، اس کو پھر کوئی نہیں روک سکے گا۔ میں نگہت بی بی کی اس Proposal کو بھی Endorse کرتا ہوں کہ چونکہ وہ غریب فیملی بیک گراونڈ ہے ان کا اور ان کا اپنا گھر نہیں ہے، ان کے بچے ہیں تو میں حکومت کے نمائندے کی حیثیت سے ان کو یقین دہانی بھی کراتا ہوں اور وہ ریزولیوشن بھی پاس کریں گے، ہم ان شاءاللہ تعالیٰ اس کو Ensure کرائیں گے اور چیف منسٹر صاحب سے بات کر کے ان کو Ensure کرائیں گے کہ اس کیلئے Compensation کی کوئی صورت نکالی جائے، میں اس کو بھی Endorse کرتا ہوں جو ٹارگٹ کلنگ کے حوالے سے بات ہوگئی ہے اور پھر پولیس کا Promptly action میں سمجھتا ہوں کہ ٹارگٹ کلنگ، ان حالات کے اندر جو اس وقت اس صوبے کے اندر Militancy تھی اور Conflict situation ہے، اس میں Suicide bombing کے بعد ٹارگٹ کلنگ ایک ہتھیار کے طور بھی استعمال کی جارہی ہے لیکن اس بارے میں یہ ایک لحاظ سے خوش آئند ہے کہ یہ ایک مقامی مسئلہ ہے، اقلیتی برادری کے درمیان خود اپنا ایک مسئلہ تھا اور ایک بندے نے اپنی ذاتی خواہش کیلئے، اقتدار کیلئے، اپنی ہوس کو ٹھنڈا کرنے کیلئے اور اس کو پورا کرنے کیلئے یہ کام کیا ہے، میں پولیس کے جو ریجنل پولیس آفیسر ہے، اس کو بھی ہم خراج عقیدت بھی پیش کرتے ہیں اور ہمارا خیال ہے، وہ انعام کے مستحق ہیں۔ اتفاقاً اس رات میری ان سے بات ہوئی اور کسی اور مسئلے سے میں نے آر پی او صاحب کو فون کیا اور جب میں نے بات شروع کی تھی تو انہوں نے مجھے کہا عنایت صاحب! مجھے فون آرہا ہے کہ جو سورن سنگھ ہے، اس کے اوپر حملہ ہوا ہے، وہ زخمی ہیں، اس لئے آپ اپنی بات، دوبارہ مجھے کال نہیں کر سکتے ہیں اور اگلے ہی لمحے انہوں نے مجھے کہا کہ عنایت صاحب! ان کی Death ہوگئی ہے اس لئے آپ مجھے کسی دوسرے وقت پہ فون کریں گے، میں نے جا کے اس مسئلے کا کوئی راستہ نکالنا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب آرہے ہیں میرے خیال میں، وہ ابھی، شاہ فرمان! چیف منسٹر صاحب پہنچ رہے ہیں، پانچ منٹ میں، تو آپ لوگ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اس لئے میں پولیس کو بھی خراج عقیدت پیش کرتا ہوں کہ پولیس نے اس حوالے سے بڑا اپنا Promptly کام کیا ہے، میرا خیال ہے کہ میں Recommend کرونگا اپنی حکومت کے اندر

کہ ان کو بھی اس لحاظ سے Compensate کرنا چاہیئے، ان کو انعام دینا چاہیے، ان کو Encourage کرنا چاہیے تاکہ فیوچر کیلئے بھی ہماری پولیس اسی قسم کی مستعدی کا مظاہرہ کرے۔ جناب سپیکر، ہمارے دین کے اندر اقلیتوں کیلئے، نان مسلم کیلئے مسلمان ریاست میں بہت بڑا احترام ہے اور قرآن عظیم الشان کے اندر جو آیت ہے جو جہاد کی فرضیت کے حوالے سے ہے، اس آیت کے اندر اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ دنیا کے اندر ایک گروہ کے ذریعے سے دوسرے گروہ کو نہ دباتا تو جو چرچز ہیں اور جو عبادت گاہیں ہیں، جو Mysteries ہیں اور جو مساجد ہیں، یہ عبادت کیلئے کھلی نہ رہتیں، اس کے اندر عبادت نہ ہوتی، اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر عبادت کو جاری رکھنے کیلئے جو جہاد کا حکم ہے، وہ دیا ہے اور نبی مہربان ﷺ کی حدیث ہے کہ جس نے کسی نان مسلم کو، جس نے کسی ذمی کو قتل کر دیا، میں اس سے بری الذمہ ہوں اور ہماری ریاست کے اندر نان مسلم، مسلمان ریاست کے اندر نان مسلم کے رائٹس کی، ان کے مال کی، ان کی جان کی، ان کی عبادت گاہوں کی اتنی ہی Protection ہے کہ جتنی ایک مسلمان کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ ایک اسلامی ریاست، مسلمان ریاست اس سے بھی زیادہ Sensitive ہے، نان مسلم کی Protection کیلئے اور اسلامی ریاست کے اس بنیادی تصور کو لیتے ہوئے ہی جو ہمارے Constitution of Pakistan کا Preamble ہے جو کہ ہر آئین کا Substantive part ہے، قرارداد مقاصد میں بھی اقلیتوں کے رائٹس اور ان کی Protection کا بالکل واضح طور پہ ذکر ہے، اس لئے ہم Duty bound ہیں، مسلمان ریاست کی حیثیت سے ہم Duty bound ہیں کہ ہم ان کی زندگیوں کا تحفظ، ان کی عبادت گاہوں کا تحفظ اور ان کی جان و مال کا تحفظ کریں، اس لئے یہ کسی کے اوپر احسان ہمارا نہیں ہوگا، یہ ہم اپنی Duty پوری کر رہے ہونگے، اپنا فرض پورا کر رہے ہونگے اور میں یقین دلاتا ہوں، میں ایوان کو ایشورنس دلاتا ہوں کہ حکومت اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں برتے گی اور سردار سورن سنگھ جس کا اب ہمارے اوپر ایک حق ہے جو ہمارے اس ایوان کے گلدستے کے اندر ایک پھول تھا، جس کو ہم سے چھینا گیا ہے، جو اس وقت ہمارے درمیان نہیں ہے، ہم یہ ایشورنس دلاتے ہیں کہ ہم ان کے قاتلوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتیں گے، حکومت ان کے قاتلوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتے گی اور ہم پولیس کو بھی یہ انسٹرکشنز ایشو کرتے ہیں، یہ پورا ایوان پولیس کو بھی مخاطب کرتا ہے کہ وہ Proper investigation کرے اور

Investigation کے بعد ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ عدلیہ بھی اس حوالے سے اپنا رول ادا کرے گی اور جس طرح کہ اس سارے ایوان کے اندر ایک Feeling ہے، ایک Collective Feeling ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان بھی اس بات کا نوٹس لے اور الیکشن کمیشن آف پاکستان بھی اس بندے کا نوٹیفیکیشن کرنے سے گریز کرے، اس بندے کے اوپر قتل کا الزام ہے بلکہ Investigation کے اندر اور سارے Circumstantial Evidences Prove کر رہے ہیں کہ انہوں نے قتل کیا ہے، وہ بھی اسمبلی کو اور ایوان کو اس آزمائش کے اندر نہ ڈالے اور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم سورن سنگھ کے قاتلوں کے حوالے سے کوئی رعایت نہیں برتیں گے، ہمارے آنریبل چیف منسٹر صاحب تشریف لا چکے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی اس ایشو کے اوپر اظہار خیال کریں گے، میں تھوڑا ان کے نالج کیلئے تاکہ وہ اس پر Respond کر سکیں جو ایوان کے اندر بحث ہوئی ہے، چار پانچ جملوں کے اندر اس کو سمیٹتا ہوں تاکہ اس پر چیف منسٹر صاحب Respond کر سکیں۔ چیف منسٹر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، ایوان کے اندر یہ مطالبہ ہوا ہے کہ سورن سنگھ ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتا ہے، اس کا اپنا ذاتی گھر نہیں ہے، وہ کرائے کے، ایک دو تین کمروں کے کرائے کے گھر میں رہتے ہیں، حکومت ان کیلئے انتظام کرے۔ اس ایوان کے اندر ایک Feeling ہے، ایک Collective Feeling ہے، مطالبہ ہے کہ جس بندے کے اوپر ان کے قتل کا الزام ہے، اس بندے کو بالکل کسی صورت اس ایوان میں نہ آنے دیا جائے اور اس ہاؤس کے اندر یہ ایک Feeling ہے کہ پولیس نے چونکہ اچھا کام کیا ہے، اس لئے پولیس کو بھی Reward دیا جائے، اس لئے میں آپ کی انفارمیشن کیلئے ہاؤس کے اندر جو ڈیبیٹ ہوئی ہے، جو ڈسکشن ہوئی ہے، اس کے چند مطالبات تھے، ہاؤس کے اندر، ڈیبیٹ کے اندر جو چند نکتے سامنے آئے تھے، میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا، میں آپ سے اجازت چاہوں گا، میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس کے بعد چیف منسٹر صاحب بھی ان نکات کے اوپر Respond کریں گے۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: میں چاہتا ہوں کہ ریزولیوشن پاس کر لیں گے اور ریزولیوشن کے بعد چیف منسٹر صاحب بات کر لیں گے۔ جی منور صاحب، جی جی، منور خان صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: چونکہ چیف منسٹر صاحب بھی آگئے ہیں، باتیں تو سورن سنگھ صاحب کے بارے میں کافی لوگوں نے کی ہیں لیکن میں ایک Proposal جناب چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، اگر چیف منسٹر صاحب تھوڑی توجہ دیں کیونکہ یہ دہشتگردی اور ٹارگٹ کلنگ ہے، میں ریکویسٹ کروں گا کہ اگر ہو سکے تو اس کو ملٹری کورٹ میں یا ٹیرورسٹ کورٹ میں جلد اس کا ٹرائل ہو جائے تاکہ یہاں آنے سے ہمیں اس پر مجبور نہ کریں کہ یہاں سے ہم اس کو نکالیں، وہاں سے اس کا جلدی کوئی Decision ہو جائے۔ ملٹری کورٹ یا ٹیرورسٹ کورٹ میں جلدی اس کا ٹرائل ہو جائے کیونکہ پراونشل گورنمنٹ وہ کیس ریفر کرتی ہے آرمی کو یہ ملٹری کورٹ کو، تو میں یہی Suggest کروں گا کہ اس کیلئے ملٹری اس کو وہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ اپنی ریزولیوشن بھی پاس کرائیں، اس کے بعد چیف منسٹر صاحب بات کر لیں گے، اس کے بعد۔ جی جی، میڈم! آپ باقاعدہ جو ہے ناں وہ لے لیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please, Madam.

قرارداد

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر۔ اس پر جو سائن ہیں، منسٹر شاہ فرمان صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھا، عنایت اللہ خان صاحب، احمد خان بہادر صاحب، منور خان صاحب اور میرے سائن ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سلطان محمد صاحب۔

محترمہ نگہت اورکزئی: اور بیرسٹر سلطان صاحب کے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ صوبائی اسمبلی متفقہ طور پر خیبر پختونخوا حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ سردار سورن سنگھ، رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا جو کہ ٹارگٹ کلنگ کا شکار ہوئے، یہ اسمبلی ان کے گھر والوں کیلئے مراعات کا مطالبہ کرتی ہے کیونکہ سردار سورن

سنگھ، رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کا گھر کرائے پر ہے اور ان کے گھر والوں کی کفالت کا کوئی بندوبست نہیں ہے جس کی وجہ سے حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس کے گھر والوں کی کفالت اور مراعات کا اعلان کرے۔

جناب سپیکر: اس میں وہ دوسرا نکتہ نہیں بتایا۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر، اس میں میں بات کرنا چاہوں گی کہ اگر ہم وہ امنڈمنٹ کریں گے یہاں پر، چونکہ جناب سپیکر! اس پر اگر ہم امنڈمنٹ لے کر آتے ہیں تو وہ ایک لاء کے ذریعے جو ہے، تو وہ ایک بڑا Controversial سا بن جائے گا، اس پر اپنے جو اٹارنی جنرل ہیں یا جو بھی ہے، کیونکہ یہ Already جو میں نے بات سنی ہے اور یہاں پر ساری بحث بھی ہوئی ہے اور جو مجھے رونا آیا ہے، وہ اسی بات پر آیا ہے کہ کبھی کبھی انصاف جو ہے تو وہ قانون پر جو ہے، تو میرا خیال ہے وہ ہو جاتا ہے کہ اس شخص کا نوٹیفیکیشن جناب عالی! پرسوں یا Monday کو ہو جائے گا اور وہ یہاں کا تو ممبر بن جائے گا، اس پر چاہے عمران خان صاحب، چاہے چیف منسٹر، آپ، کوئی بھی کچھ کرلے، اس شخص کو نوٹیفائی کر دیں گے، اس کیلئے اب آپ لوگوں نے مل بیٹھ کر جو بھی فیصلہ کرنا ہے، وہ آپ نے فیصلہ کرنا ہے کیونکہ وہ ابھی ملزم ہے اور جو انہوں نے بات کی ہے، ان کو میں سیکنڈ کرتی ہوں کیونکہ اگر ہماری عدالتوں میں یہ کیس جائے گا تو سر، یہ لمبا چلا جائے گا اور جب تک وہ مجرم ثابت نہیں ہو گا، تب تک وہ اس اسمبلی کا رکن بنا رہے گا اور جناب سپیکر! یہ ملٹری کورٹ میں جیسا کہ ٹارگٹ کلنگ ہوئی ہے سر، یہ بھی ایک طریقے سے حملہ ہے، یہ بھی ایک طریقے سے دہشتگردی ہے تو اگر آپ اس کو ملٹری کورٹ میں نہیں لے کر جاتے ہیں تو یہ فیصلہ جلدی نہیں ہو گا اور وہ اس ممبر کے بارے میں چاہے آپ جو بھی کرلیں، ہم ایک ایک کرکے اگر باہر نکل جائیں گے، میں نے آپ کو کہہ دیا ہے کہ میں تو کم از کم اس ہاؤس میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گی کہ جب تک اس شخص، کیونکہ Already یہ شخص ملزم نہیں، مجرم ہے کیونکہ اس نے Confession کیا ہے لیکن اس کے باوجود وہ یہ ثابت کرے گا کہ مجھ پر ابھی الزام نہیں ہے، مجھے انہوں نے جی یہ کر دیا ہے، مجھے انہوں نے یہ کر دیا ہے لیکن یہ الیکشن کمیشن نے باضابطہ طور پر کہہ دیا ہے کہ وہ ابھی ملزم ہے اور اس کا نوٹیفیکیشن دو تین دنوں کے اندر آئے گا، اسی لئے میں نے اس پر، کیونکہ اس ایک چیز کو اگر ہم Amend کرتے ہیں تو یہ چیز ہماری خراب ہو جاتی

ہے، یہ جو قرارداد ہے، تو پہلے ہم قرارداد کو پاس کر لیں،اس کے بعد آپ لوگ اپنے معاملات جو ہیں تو وہ وکیلوں کے ساتھ بیٹھ کر ڈسکس کریں۔

جناب سپیکر: اچھا میں قرارداد ہاؤس کے سامنے، قرارداد ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Janab Parvez Khattak, Chief Minister.

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر، آج ہمیں بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑھتا ہے کہ ہمارا ایک بہت زبردست ساتھی، اس اسمبلی کا Asset ہم سے جدا ہوا اور ایک ایسے عجیب طریقے سے اس کو قتل کیا گیا کہ کبھی ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ لالچ میں آکر ایک اسمبلی سیٹ کی خاطر اس کی جان لے لی گئی، ہم اس کی کئی دفعہ پرزور مذمت کر چکے ہیں، میں خود دو دفعہ بونیر جا چکا ہوں اور یقین کریں، ہمارے اس سے پہلے بھی بہت سارے ساتھی شہید ہوئے ہیں، ہمیشہ ہم نے مذمت کی ہے اور ہمیں دکھ ہوا، ہمارے بڑے اچھے دوست، ساتھی ہم سے جدا ہوئے، اس گورنمنٹ میں بھی، اس سے پچھلی گورنمنٹ میں بھی اور یہ سلسلہ ابھی تک رکنے کو نہیں آرہا لیکن یہ جو حادثہ تھا، ہم کچھ اور سمجھے تھے اور بیچ میں جو پولیس نے کارکردگی دکھائی، چوبیس گھنٹے کے اندر انہوں نے ان کے قاتلوں کو گرفتار کیا اور وہ Investigation ابھی تک جاری ہے، تو دکھ تو بہت ہوتا ہے کہ اتنا زبردست ساتھی اور پھر سپیشلی بینار ٹی کارکن جس نے سارے ہال کو اپنا دوست بنا لیا تھا، ایک کارکردگی سے، ایک تعلق سے، دوستی سے، تو اس کو ہم اپنا بھائی سمجھتے تھے اور دوست بھی سمجھتے تھے، ہمیں ہمیشہ ان کی کمی محسوس ہوگی۔ یہاں پر جو بات ہوئی ہے، چونکہ مجھے پتہ ہے کہ ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتا تھا، اس کا ایک ہی بیٹا اور ایک ہی چھوٹی بیٹی ہے اور بونیر میں کوئی رشتہ دار ان کا نہیں ہے، جیسے قرارداد بھی پاس ہوئی اور ہم Assure کریں گے کہ ان کیلئے گھر، ان کیلئے رہنے کی جگہ، ان کے بچوں کی تعلیم اور ان کا مستقبل، یہ ان شاءاللہ تعالیٰ صوبائی حکومت، آپ کی قرارداد کی Recommendation پر ان شاءاللہ Full compensation دیں گے، جو بھی آپ لوگ مل کر چاہتے ہیں کہ ان کا Future بھی ٹھیک ہو، ان کیلئے گھر بھی Provide ہو، ان کو Monthly

بھی خرچ دیا جائے، توان شاءاللہ تعالیٰ دو چار دن میں ہم ان کو یہ Facilities دے دیں گے۔ باقی اس کو، ہم اپنے ممبرز کو یا اپنے ایڈوائزرز کو یا کسی کو قتل کیا جائے، جب تک وہ یہاں اس اسمبلی کا رکن ہے، وہ مراعات بھی اپنی جگہ دی جائیں گی، یہ میں Assure کراتا ہوں سارے ہاؤس کو اور جہاں تک اس کے بعد اسمبلی ممبر بننے والا ہے، میں نے خود معلومات کی ہیں، کافی مشکل میں ہم پڑ گئے ہیں کیونکہ ایسا مجرم جس نے ایک رکن کو قتل کیا ہو اور وہ دوبارہ اسمبلی میں بیٹھے تو ہمارے لئے، سب کیلئے ایک حیران کن بات ہو گی اور میں تو خود یہ نہیں سوچ سکتا کہ ایک قاتل اس اسمبلی میں آ کر بیٹھ جائے اور اس کا اوتھ یہاں پر لیتے ہوئے اور ہم بیٹھے رہیں، تو ہم سب کیلئے بڑا مشکل وقت ہو گا، تو میں ابھی لاء سیکرٹری سے ڈسکس کر کے میرے خیال میں ہم کورٹ میں چلے جاتے ہیں، پی ٹی آئی اس کو Own نہیں کرتی، جب تک وہ مجرم ہے، مطلب جب تک اس کا کیس کلیئر نہ ہو، ہم اس کو کسی صورت میں Accept، تحریک انصاف کا ممبر نہیں سمجھیں گے، اس کو ہم اپنے کاغذوں سے خارج کر دیں گے اور لاء سیکرٹری کے Through اور گورنمنٹ کے Through میں چاہتا ہوں کہ ہم Monday کو، پیر کے دن کورٹ میں چلے جائیں اور کم سے کم Stay لے لیں کہ یہ سیچویشن ہے، آئین یا قانون میں تو ایسا کوئی ذکر نہیں تھا اور نہ کسی کو معلوم تھا کہ کبھی ایسا حادثہ بھی ہو سکتا ہے تو میرے خیال میں اگر ہم عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور اس سے ہم اپیل کریں کہ جب تک اس کا کیس کلیئر نہ ہو، کیونکہ اس نے Confess کیا ہے، اگر اس نے Confess نہ کیا ہوتا تو پھر اور بات تھی، یہاں پر تو کسی کے اوپر کیس بن سکتا ہے لیکن ایک آدمی جب Confess کرتا ہے تو ضروری بات ہے کہ ہمیں اس کے خلاف کھڑے ہو جانا چاہیے۔ دوسرا مجھے آئی جی صاحب نے Already کہہ دیا ہے کہ اس کو Anti Terrorist Court میں بھیجا جائے گا اور وہ جو اس کی دفعہ ہے، وہ اس پر لگائی جائے گی، تو میں چیک بھی کروں گا کہ آیا اس پر وہ دفعہ لگی ہے کہ نہیں؟ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ کر چکے ہیں، چونکہ وہ تفتیش میں ہے، اس میں اور باتیں نکل رہی ہیں، جو آج آپ سب نے اخبار پڑھا ہو گا، جب تک تفتیش فائنل ہوتی ہے تو اس کیس کو گورنمنٹ بھی سپورٹ کرے گی اور میرے خیال میں پولیس بھی سپورٹ کرے گی کہ ٹیررسٹ کورٹ میں چلا جائے، تو میں اس سے آگے اور کچھ نہیں کہوں گا، ہم سب کی طرف سے بہت دکھ ہوا ہے اور میرے خیال میں ہم سب محسوس کرتے ہیں کہ وہ سب کا دوست تھا اور سب کے

ساتھ اس کا بہت ہی اچھا تعلق اور باعزت طریقے سے سب سے ملتا تھا اور اس اسمبلی کی جان تھا، تو ہمیں ہمیشہ افسوس ہوتا رہے گا، میں ساری اسمبلی کا شکر گزار ہوں کہ سب نے مل کر ایک قرارداد اور سب نے ایک غریب اور کمزور ممبر اسمبلی کو ہوتے ہوئے ہم سب کی سپورٹ ان شاءاللہ ان کے ساتھ ہے، بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: The session is adjourned till 3:00 pm, afternoon of Monday, sorry, I am extremely,

ایک منٹ کیلئے، ایک منٹ کیلئے، ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ ایک منٹ کیلئے خاموشی اختیار کی جائے، ایک منٹ کی خاموشی۔

(اس مرحلہ پر آنجہانی سردار سورن سنگھ، سابق رکن اسمبلی کی یاد میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

Mr. Speaker: The session is adjourned till 03:00 pm of Monday, 2nd May, 2016.

اس کے بعد ہم Candle روشن کریں گے۔

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 02 مئی 2016ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)